Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۶ ذوالقعدہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۱ نبوت ۱۳۵۳ ہش ۔ ۲۱ نومبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۶۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۱ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ پسلی میں درد کی تکلیف اب بھی ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ مدظلہا کی خدمت میں جن بہنوں اور بھائیوں کے دعا کے خطوط آتے ہیں آپ سب کے لئے دعا کرتی ہیں مگر اپنی بیماری کی وجہ سے سب کو فرداً فرداً لکھنا یا خط لکھوانا بہت مشکل ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ اپنی قضا و قدر کے راز مخفی رکھے ہیں اور اس میں ہزاروں مصالح ہوتے ہیں

ابتلاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور وہ بڑے بڑے انعام و اکرام عنایت فرماتا ہے

"بڑا ہی بدقسمت وہ انسان ہے جو خدا تعالیٰ کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تو دوست والا معاملہ چاہیئے کبھی اس کی مان لی اور کبھی اپنی منوالی ؎

زبخت خویش برخوردار باشی ٭ بشرط آں کہ بامن یار باشی

ہمارے گاؤں میں ایک شخص تھا اس کی گائے بیمار ہو گئی، صحت کے لئے دعائیں مانگتا رہا ہوگا مگر جب گائے مر گئی تو وہ دہریہ ہو گیا۔

خدا تعالیٰ نے اپنی قضاء و قدر کے راز مخفی رکھے ہیں اور اس میں ہزاروں مصالح ہوتے ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ کوئی انسان بھی اپنے معمولی مجاہدات اور ریاضات سے وہ قرب نہیں پا سکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ابتلاء آنے پر پا سکتا ہے زور کا تازیانہ اپنے بدن پر کون مارتا ہے۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے ہم نے تو آزمایا ہے۔ ایک تھوڑا سا دُکھ دے کر بڑے بڑے انعام و اکرام عنایت فرماتا ہے۔ وہ جہان ابدی ہے۔ جو لوگ ہم سے جدا ہوتے ہیں وہ تو واپس نہیں آسکتے ہاں ہم جلدی اُن کے پاس چلے جاویں گے۔ اِس جہان کی دیوار کچی ہے اور وہ بھی گرتی جاتی ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ یہاں سے انسان نے لے ہی کیا جانا ہے اور پھر انسان کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کب جانا ہے۔ جب جائے گا بھی تو بے وقت جائیگا۔ اور پھر خالی ہاتھ جائے گا۔ ہاں اگر کسی کے پاس اعمالِ صالحہ ہوں تو وہ ساتھ ہی جائیں گے۔ بعض آدمی مرنے لگتے ہیں تو کہتے ہیں میرا اسباب دکھا دو اور ایسے وقت میں مال و دولت کی فکر پڑ جاتی ہے۔

ہماری جماعت کے لوگ بھی اِس طرح کے ابھی بہت ہیں جو شرطی طور پر خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ بعض لوگ خطوں میں لکھتے ہیں کہ اگر ہمیں اتنا روپیہ مل جاوے یا ہمارا یہ کام ہو جاوے تو ہم بیعت کر لیں گے۔ بیوقوف اتنا نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ کو تمہاری بیعت کی ضرورت کیا ہے۔ ہماری جماعت کا ایمان تو صحابہؓ والا چاہیئے جنہوں نے اپنے سر خدا تعالیٰ کی راہ میں کٹوا دیئے تھے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۸۰، ۳۸۱)

قربانی ایک بیج کی طرح ہوتی ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۲۹ مئی ۱۹۲۴ء میں فرمایا:-

"جو شخص خدا کے لئے اپنے کھانے پینے، عزیز و اقارب، گھر بار اور وطن، جائدادیں اور املاک چھوڑتا ہے خدا اس کی کسی ایک چیز کو بھی ضائع نہیں کرتا بلکہ جو کچھ وہ قربان کرتا ہے وہ ایک بیج کی مانند ہوتا ہے جسے خدا تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر اس کو واپس دیتا ہے اور اس سے بہت بہتر انعام عطا فرماتا ہے۔ صحابہؓ نے خدا کے لئے قربانیاں کیں مگر جو کچھ ان کو خدا کی طرف سے دیا گیا اسکے مقابلہ میں وہ قربانیاں بہت ادنیٰ درجے کی تھیں۔ غور تو کرو صحابہؓ نے کیا قربانی کی۔ انہوں نے اپنا وطن چھوڑا مگر خدا نے اس کے بدلے میں انہیں کیا دیا۔ بیشک صحابہؓ نے وطن چھوڑا تھا مگر غلامی کی حالت میں چھوڑا تھا پھر انہیں حاصل ہو گیا اور حکمران کی حالت میں حاصل ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ نے غلامی کی حالت میں وطن چھوڑا تھا مگر دوبارہ وہ مکہ میں بادشاہ ہونے کی حیثیت میں داخل ہوئے۔ کیا ان کی قربانی ضائع گئی۔ پھر انہوں نے جائدادیں اور مال چھوڑے لیکن خدا نے اس کے بدلے میں ان کو کس قدر مال دیئے۔ دس بیس سو دو سو ہزار دو ہزار نہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ جب فوت ہوئے تو تین کروڑ روپیہ ان کے گھر سے نکلا جو آجکل بھی جبکہ دولت کی کثرت ہے کسی کے پاس ہو تو اسے بڑا دولتمند سمجھا جاتا ہے لیکن اُس وقت جبکہ اشیاء کی قیمت سستی اور روپے کی قیمت گراں تھی صحابہؓ کے اموال کی یہ حالت تھی۔"

(خطباتِ محمود جلد اوّل صفحہ ۶۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ ماہ نبوت ۱۳۵۳ھ

بے انداز قیمت دینے والا خریدار

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ جائز ذرائع سے کمائے ہوئے مال میں سے اس کا اچھا حصہ جو انہیں مرغوب و دلپسند اور عزیز ہو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ اس نے ایسی کوئی قید نہیں لگائی کہ صرف محنت مزدوری کرنیوالے یا ملازم پیشہ لوگ اپنے مال میں سے خدا کی راہ میں خرچ کریں اور تاجر و صنّاع اور زمیندار خرچ نہ کریں۔ یا یہ کہ تاجر و صنّاع اور زمیندار تو خرچ کریں لیکن محنت مزدوری کرنے والے اور ملازم پیشہ لوگوں کو اجازت ہے کہ وہ بیشک اپنے مال کا کوئی حصہ خدا کی راہ میں نہ دیں۔ اس حکم سے اُس نے کسی بھی جائز ذریعہ سے مال کمانے والے کو مستثنیٰ نہیں کیا ہے بلکہ فرمایا یہ ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ (البقرہ آیت ۲۶۸) یعنی اے ایماندارو جو کچھ تم نے کمایا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ آمد پیدا کرنے کے کس جائز ذریعہ سے کمایا ہے؟ اس کی اللہ تعالیٰ نے کوئی تخصیص نہیں کی۔ اسی لئے تاکہ آمدن پیدا کرنے کے ہر جائز ذریعہ پر اس کا اطلاق ہو سکے اور کوئی جائز ذریعہ اس سے باہر نہ رہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جو مال تم اپنی ضروریات پر یا مزید آمد پیدا کرنے کی غرض سے خرچ کرتے ہو اس کا فائدہ اس ورلی زندگی تک ہی محدود ہوتا ہے لیکن جو اچھا اور عمدہ اور عزیز مال تم خدا کی راہ میں خرچ کروگے اس کا تمہیں دُہرا فائدہ ہوگا۔ ایک تو تمہیں اگلے جہان میں افضال و انعامات سے نوازا جائے گا دُوسرے تم اِس جہان میں بھی گھاٹے میں نہیں رہوگے بلکہ تمہیں اس دنیا میں بھی خدا تعالیٰ اپنی غیر معمولی برکتوں سے نوازے گا اور تم اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے نتیجہ میں پھلتے پھولتے چلے جاؤ گے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کو آمد پیدا کرنے کے دو نہایت ہی اہم ذرائع یعنی تجارت اور زراعت سے تشبیہہ دی ہے اور فرمایا ہے یہ تجارت اور زراعت ایسی ہے کہ اس کے نتیجہ میں تمہاری دُنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں گی۔ تم نہ اِس دُنیا میں گھاٹے میں رہوگے اور نہ اگلے جہان میں۔ تمہارے لئے یہاں اور وہاں دونوں جگہ ہی بے انداز نفع مقدر کر دیا جائے گا۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ کو نہایت ہی نفع مند تجارت قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط .... فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ ط وَذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ٥ (التوبہ آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس وعدہ پر خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ .... پس اے مومنو! اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے کیا ہے اور یہی وہ بڑی کامیابی ہے جس کا مومنوں کو وعدہ دیا گیا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ ایسی تجارت ہے جس میں بائع یعنی بیچنے والے مومن ہیں اور مشتری یعنی خریدنے والا خود خدا تعالیٰ ہے۔ اب چونکہ خدا تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کے تمام خزانوں کا مالک اور بے انتہا کرم کرنے والا اور بے انتہا سخی اور ہر حاجت سے مبرّا، غنی اور بے نیاز ہے اس لئے وہ مومنوں کو ان سے خرید کردہ جانوں اور مالوں کی اس امر کے باوجود کہ جانیں اور مال اس نے خود ہی انہیں عطا کئے ہیں بے انداز قیمت ادا کرتا ہے ایسی قیمت جس کا مومن تصور بھی نہیں کر سکتے اور وہ بے انداز قیمت یہی ہے کہ وہ ان کے لئے اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی جنت مقدر کر دیتا ہے۔ اسی لئے اُس نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے اے مومنو! اپنے اِس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے مجھ سے کیا ہے تمہارے حق میں یہ بہت ہی عظیم کامیابی پر دلالت کرتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ انفاق فی سبیل اللہ کو انتہائی نفع مند تجارت قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ تجارت تمہارے لئے اس رنگ میں ہی بے انتہا نفع مند ثابت نہیں ہوگی کہ تم مرنے کے بعد جنت میں داخل کئے جاؤ گے اور اگلے جہان کی لازوال نعمتوں سے تمہیں مالا مال کیا جائے گا بلکہ اس دنیا میں بھی تم کو اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت اور عظیم الشان فتح نصیب ہوگی اور تم دین و دنیا ہر دو لحاظ سے بے انداز نفع کماؤ گے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ٥ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَیُدْخِلْکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰکِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ٥ وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا ط نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ٥ (الصف آیات ۱۳، ۱۴)

یعنی اے مومنو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دُوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا لے گی؟ وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ (اوّل اس لئے کہ ایسا کرنے کے نتیجے میں) وہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تم کو ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے پاک مکانوں میں تم کو رکھے گا یہ ہرگز کوئی معمولی کامیابی نہیں بلکہ عظیم الشان کامیابی ہے۔ (دوم جانوں اور مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا اس لئے بھی تمہارے واسطے بہت بہتر ہے کہ) ایک اور چیز بھی ہے جسے تم بہت چاہتے ہو اور وہ اس دنیا میں اللہ کی تائید ہے اور ایک جلدی حاصل ہونے والی فتح ہے۔ (سو اے رسول!) مومنوں کو بشارت دیدے (کہ انہیں مالوں اور جانوں کے ذریعہ جہاد کے صلہ میں اسی دنیا میں اللہ کی تائید و نصرت اور جلد حاصل ہونے والی فتح بھی ملے گی)۔

الغرض اپنے مالوں اور اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنا اور اس طرح غلبۂ حق کے لئے انتہائی کوشش بروئے کار لانا محض ایک نیک کام اور کارِ ثواب ہی نہیں ہے بلکہ یہ ایک نہایت ہی نفع مند تجارت ہے۔ کیونکہ اپنی ہی عطا کردہ جانوں اور مالوں کو خدا تعالیٰ صرف لیتا ہی نہیں بلکہ انہیں خریدتا ہے اور بے انداز قیمت ادا کرنے کے وعدہ پر خریدتا ہے اور پھر وہ قیمت نہ صرف اسی دنیا میں ادا کرتا ہے بلکہ اگلے جہان میں بھی اس قدر بڑھ چڑھ کر ادا کرتا چلا جائے گا کہ انسانی ذہن اُس قیمت کی بے انداز قدر و منزلت کا اندازہ ہی نہیں کر سکتا۔

اس انتہائی نفع مند تجارت اور اسکے بے انداز اور انسانی فہم و ادراک سے بالا منافع سے آج بحمد اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ افراد معرفت اور بصیرت کے رنگ میں پوری طرح آگاہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ صدر انجمن کے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کا موقع ہو یا نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں حصہ لینے کا موقع یا تحریک جدید کے وعدہ جات لکھوانے اور نقد رقوم پیش کرنے کا سوال وہ ہر موقع پر جذبۂ ایثار کا ایسا والہانہ اظہار کرتے ہیں کہ زمین والے حیران ہوئے اور آسمان پر فرشتے عش عش کئے بغیر نہیں رہتے۔ بڑے سے بڑا ابتلاء بھی ان کے جذبۂ ایثار کے والہانہ اظہار میں رُکاوٹ نہیں ڈال سکتا بلکہ ان کا قدم ہر صورت اور ہر حال میں آگے ہی بڑھتا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے بعد سے جماعتہائے احمدیہ کے افراد بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوا رہے ہوں گے اور ساتھ کے ساتھ نقد رقوم بھی پیش کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور اپنی معیت کا درخشندہ و تابندہ ثبوت دیتا چلا جائے۔ آمین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کی افادیت و اہمیت

(مکرم محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اس کی افادیت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

جماعت احمدیہ کی بنیاد اذنِ الٰہی سے قائم ہوئی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ احیاءِ دین اور اقامت شریعت کی جائے نیز یہ کہ اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی احکام کو دوام حاصل ہو اور اسلام کو تمام ادیان پر فوقیت اور غلبہ حاصل ہو۔ اس غرض کیلئے اس الٰہی سلسلہ کا قیام عمل میں لایا گیا اور اس جلسہ کے اغراض و مقاصد بھی یہی ہیں کہ اس کے ذریعہ ان تدابیر اور منصوبوں پر غور کیا جائے جو غلبۂ اسلام کے لئے اختیار کرنا ضروری ہے۔ ذیل میں جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد، اس میں شرکت کرنے کی افادیت اور اہمیت اختصاراً بیان کی جاتی ہے۔ اس جلسہ کے بیسیوں مقاصد اور فوائد ہیں اس وقت ان میں سے پانچ فوائد کا ذکر کیا جائے گا انشاء اللہ و باللہ التوفیق۔

اوّل۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صحبتِ صالحین کا ذکر فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ صحبتِ صالحین سے ایمان و عمل میں ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی اے مسلمانو! سچے اور راستباز لوگوں سے مل بیٹھا کرو۔ اس میں تمہاری ہی بھلائی اور بہبودی ہے۔ اس کے نتیجہ میں راستبازوں کا رنگ اپنے اندر پیدا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ جلسہ سالانہ صحبتِ صالحین کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔

دوم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے افراد کے بارے میں فرمایا ہے کہ جو لوگ بیعت کرنے کے بعد مرکز سے رابطہ قائم نہیں رکھتے ایسے لوگوں کے ایمان کی فکر ہوتی ہے۔ جو لوگ بیعت کے بعد بار بار باہم ملاقاتیں کرتے رہتے ہیں ان کے ایمان اور عمل میں قوت اور مضبوطی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس جلسہ سے اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہمی محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔" (شہادۃ القرآن)

الغرض جلسہ سالانہ ہمارے لئے ایک عظیم روحانی اجتماع ہے جو باہمی محبت، اخوت اور باہمی تعارف پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

سوم۔ جلسہ سالانہ میں جو تقاریر کی جاتی ہیں وہ نہایت مدلل، پُرمعارف اور حقائق و دقائق پر مشتمل ہوتی ہیں۔ علماء سلسلہ مسائل حاضرہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور یہ علوم یقیناً معرفت اور روحانی بیداری پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ اس بارے میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔" (آسمانی فیصلہ)

چہارم۔ جلسہ سالانہ باہمی افہام و تفہیم اور اپنی معلومات کو وسیع کرنے کا بہت عمدہ ذریعہ ہے اور اپنوں اور غیروں سے تعلقات وسیع کرنے کا انمول موقع ہوتا ہے۔ اس بارے میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس جلسہ کی بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔"

پنجم۔ جلسہ سالانہ کے بنیادی فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ امامِ وقت سے براہِ راست ملنے اور حضور پُرنور کی پُرمعارف تقاریر سننے اور حضور کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے اور اجتماعی دعاؤں میں شرکت کرنے اور حضور کی شفقت و محبت سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا عمدہ موقع ملتا ہے۔

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور افادیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور ایک پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی ——— اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہٗ کوشش کی جائے گی ——— اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ العزیز وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔" (آسمانی فیصلہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ سالانہ میں کثرت سے شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان تمام فیوض اور برکات سے حصہ وافر عطا کرے جو اس مبارک تقریب سے وابستہ ہیں آمین۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ
۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۳ھش
مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء
بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا
احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس الٰہی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مڈویسٹ سرکل (امریکہ) میں رمضان المبارک اور عید الفطر

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ انچارج مڈویسٹ سرکل)

مڈویسٹ سرکل میں جس کا ہیڈ کوارٹر ڈیٹن ہے (جہاں خاکسار مقیم ہے) ماشاء اللہ متعدد جماعتیں ہیں۔ کلیولینڈ۔ پٹسبرگ ڈیٹن۔ ڈیٹرائٹ۔ سینٹ لوئیز۔ ملواکی زائین وہلینگ واکیگن۔ بشمولیت کنوشا۔ و نارتھ شکاگو) اور شکاگو۔ یہ سب جماعتیں پنسلوینیا۔ میسوری۔ اوہایو مشیگن اور الینائیس کی ریاستوں میں ہیں اس میں علاوہ متعدد دیگر مقامات پر بھی احمدی افراد موجود ہیں اور اس لحاظ سے ایسٹرن کوسٹ کے علاوہ اسی علاقے میں احمدی نومسلم اور جماعتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ان جماعتوں میں سے بعض کا ایک دوسرے کے درمیان فاصلہ کم و بیش سات آٹھ سو میل تک کا ہے۔ یہ جماعتیں ماشاء اللہ نہایت مخلص اور مستعد ہیں افراد جماعت اسلام کے متعلق دینی مسائل سے واقفیت ہے۔ اکثر دوست اسلام کا خود مطالعہ کر کے مسلمان ہوئے ہیں احمدیت کو خوب سمجھتے ہیں حتیٰ کہ مخصوص مسائل پر انہیں پورا پورا عبور ہے علم ٹھوس اور ایمان پختہ ہے احمدیت کی روح کو سمجھتے ہیں نیز یہ بھی کہ اسلام اور احمدیت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور کہ احمدیت کوئی نیا اور علیحدہ مذہب نہیں۔ اسلام کی تبلیغ و ترویج کے لئے ہی ایک الٰہی تحریک ہے

رمضان المبارک میں خاکسار نے ڈیٹن میں قرآن کریم کا درس دیا جس میں اس جماعت کے نومسلم بھائی اور بہنیں باقاعدگی سے شریک رہے (اس جماعت میں سوائے خاکسار کے ایک بھی پاکستانی نہیں سب کے سب نومسلم امریکن ہیں) قرآن کریم سننے کا اس قدر شوق ہے اور قرأت اس قدر انہماک اور غور سے سنتے ہیں کہ باوجود اس حقیقت کے کہ بمشکل آدھے درس فی صد قرآن خود عربی میں پڑھ سکتے ہیں۔ درس میں شامل ہونے والے تمام بھائی اور بہنیں پورے پارہ کی قرأت نہایت وقار اور خاموشی سے ہر روز سنتے رہے۔ قرآن کریم کے نسخے ہر فرد کے پاس۔ اور زیادہ تر متن بمعہ ترجمہ اور تفسیر موجود ہیں۔ تفاسیر جو انہوں نے متعدد بار پڑھی اور سمجھی ہیں قرأت کے بعد قریباً پون گھنٹہ میں خاکسار ضروری مقامات کی تشریح کر دیتا رہا اور اس کے بعد عشاء کی نماز کے بعد ماشاء اللہ تراویح ہوتی رہیں۔ جس میں سب احباب اور بہنیں (درس کی طرح جس میں بہنیں اور بھائی پردہ کے دونوں طرف علیحدہ علیحدہ بیٹھے تھے۔ ربوہ کی طرح نماز میں بھی بہنیں الگ جگہ پر کھڑی ہو کر باقاعدہ شامل ہوتی رہیں پردہ کے متعلق یہ ایک غلط تاثر پایا جاتا ہے کہ پردہ کرنا مغربی ممالک میں ممکن نہیں یہ تمدنی اور معاشرتی مشاغل میں حائل ہوتا ہے۔ یہاں بعض بہنیں مجبوری کے ماتحت ملازمت بھی کرتی ہیں لیکن پردہ کرتی ہیں لجنہ اماء اللہ اور مردوں کی علیحدہ علیحدہ تنظیمیں ہیں۔ ان کی مجالس بھی علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں۔ البتہ مشترکہ پروگرام مثلاً درس و تدریس جس کا تعلق خاکسار سے ہے۔ اس میں مرد و زن بہ رعایت پردہ دونو شامل ہوتے ہیں) اس طرح یہ لوگ مغرب میں اس اعتراض کو عملی طور پر دور کر رہے ہیں کہ اسلامی تعلیم اور معاشرت کو اختیار کرنا مغربی لوگوں کے بس میں نہیں۔ یہ نومسلم بہنیں اور بھائی اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ اسلامی معاشرہ غیر اسلامی معاشروں پر فائق ہے اور اس کو اپنانے سے ہی عورتوں کی عزت حیا و عفت۔ محفوظ ہو سکتی ہے ایک زمانہ سے عیسائیت میں رہ کر اور حال ہی میں اسلام میں آ کر۔ بلکہ متعدد افراد حقیقۃً ہر نئے طلوع ہونے والے دن مسلمان ہوتے ہیں۔ تو انکا اسلامی معاشرہ کو رائج کرنے کا جذبہ حقیقۃً قابل قدر ہے اور بانی سلسلہ احمدیہ کے شعر "آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج" کی حقیقی تعبیر ہے۔ الحمد للہ!

عید کے لئے مڈویسٹ کی جماعتوں نے اب کے فیصلہ کیا تھا کہ جس قدر دوست اپنے اپنے شہر سے جا سکیں۔ وہ سب ملواکی میں مل کر اکٹھے عید منائیں۔ چنانچہ دور دور سے موٹروں اور بسوں میں ملواکی پہنچ کر تقریباً ڈیڑھ سو افراد نے ([illegible]) وسکانسن یونیورسٹی کے طلباء کے سیکشن میں عید المبارک کی تقریب منائی خاکسار بھی اسی جگہ۔ دس پندرہ ڈیٹن کے احباب کے ساتھ عید پر ملواکی پہنچا نومسلم احمدی احباب اور مستورات کا اجتماع نہایت روح پرور اور فرحت افزاء تھا۔ یہ بین الاقوامی اجتماع باہمی محبت اور یکانگت کا عملی ثبوت تھا۔ سرخ و سفید کالے اور گندمی رنگوں کا امتزاج۔ اسلامی معاشرہ اخوت و یکجانیت کی منہ بولتی تفسیر تھی احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی دوست بھی موجود تھے۔ ان سب کو عید کی مناسبت سے خطاب کرنے اور حضور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

(باقی ص۵ پر)

اخبار انقلاب کی ۲ دو خبریں بلا تبصرہ

۱۹۳۰ء میں مسلم اقلیت کے حقوق کا تحفظ

ٹھیک چوالیس برس پیشتر برطانوی ہند کی مسلم اقلیت کا نازک مسئلہ کن مراحل سے گذر رہا تھا؟ اور مسلم مندوبین ملت اسلامیہ کی ترقی و بہبود اور روشن مستقبل کے لئے کس طرح سرفروشانہ طور پر سرگرم عمل تھے؟؟؟ اس کا کسی قدر اندازہ اخبار "انقلاب" لاہور کی ان دو خبروں سے بھی بآسانی لگایا جا سکتا ہے جو بلا تبصرہ درج ذیل کی جا رہی ہیں۔

(یہ خبریں نومبر ۱۹۳۰ء کے اس دور سے متعلق ہیں جب کہ ہندوستان کی اقلیتوں کے مسائل حل کرنے کے لئے لندن میں پہلی گول میز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں قائد اعظم محمد علی جناح، ہز ہائی نس سر آغا خاں، مولانا محمد علی جوہر، سر شفیع، سر عبد القیوم، سر غلام مرتضیٰ خان بھٹو، سر شاہنواز خاں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اور دیگر عمائدین ملت مسلم نمائندوں کی حیثیت سے شامل ہوئے۔)

پہلی خبر

"سائمن رپورٹ اور مسلم مطالبات۔
امام جماعت احمدیہ کی تازہ تصنیف"

جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے اسلامی حقوق کی حفاظت کے سلسلے میں اب تک جو سرگرم کوششیں فرمائی ہیں وہ کسی صراحت کی محتاج نہیں ہیں اب آپ نے سائمن رپورٹ پر اسلامی نقطہ نگاہ سے ایک مفصل تنقید لکھی ہے جو انگریزی زبان میں کم و بیش ساڑھے چار سو صفحے کی کتاب کی شکل میں چھپی ہے جناب مرزا صاحب نے ۲۰ ستمبر سے تحریر کا سلسلہ شروع کیا تھا اور ۱۲ اکتوبر کو اسے مکمل کر دیا چونکہ اصل غرض یہ تھی کہ یہ تنقید اسلامی حقوق و مطالبات کے متعلق گول میز کانفرنس کے شرکاء کی رہنمائی کا ذریعہ بن سکے اس لئے جلد سے جلد مکمل کر کے بصورت مطبوعہ ولایت پہنچانے کی غرض سے جناب ممدوح کو اکثر و بیشتر رات دو دو تین تین بجے تک کام کرنا پڑا۔ آخری نشست میں مسلسل تین گھنٹے تک مصروف تحریر رہے"

(انقلاب لاہور۔ یکم نومبر ۱۹۳۰ء ص)

دوسری خبر

"اسلامی حقوق کی حفاظت کا عزم"
سر آغا خاں کا پیغام امام جماعت احمدیہ کے نام

"جماعت احمدیہ قادیان کے ناظر امور خارجہ نے مندرجہ ذیل برقی پیغام ارسال کیا ہے

امام جماعت قادیان کو سر آغا خاں کی طرف سے ایک پیغام موصول ہوا ہے جس میں یقین دلایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے جائز حقوق کی حفاظت کے لئے تمام ممکن کوششیں کی جا رہی ہیں مسلم مندوبین کامل اتحاد کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک کام ابتدائی مراحل میں ہے مشکلات سے عہدہ برآ ہونے کی کوششیں جاری ہیں۔ مسلم مندوبین اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ مسلمانان ہند کی فلاح و بہبود کے کسی حقیقی ذریعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔

سر آغا خاں پیغام کے آخر میں فرماتے ہیں ہم نے ابھی کام شروع کیا ہے اور اگرچہ ہم وسط تک بھی نہیں پہنچے لیکن امید ہے کہ صحیح اس منزل کو طے کر لیں گے۔ ان کے لئے دعا کرتے رہیں

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے بھی ایک پیغام موصول ہوا ہے۔ جس میں چوہدری صاحب نے یقین دلایا ہے کہ ہم نہ نظام ترکیبی (فیڈرل نظام) کے مطمح نظر سے بال برابر ہٹنے کے لئے تیار ہیں نہ اسلامی حقوق میں سے کسی کو ترک کرنے پر آمادہ ہیں ہم کسی ایسی مفاہمت میں شریک نہیں ہوں گے۔ جو مسلمانوں کے مفاد کے منافی ہوگی۔ (انقلاب ۲۵ نومبر ۱۹۳۰ء ص ۵)

جانم گداخت از غم ایمانت اے عزیز * ویں طرفہ تر کہ من بہ گمانت تو کافرم (دوست محمد شاہد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے ... کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔
۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ وہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائینگے۔
۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

مسل ۲۱۸۳۲
میں نسیم اختر جمالی بنت ملک غلام محمد صاحب قوم کھاکھی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی بستی جمالی والہ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۹-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
زیور طلائی وزنی ۸ ماشے مالیتی ۳۶۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نسیم اختر جمالی بنت ملک غلام محمد صاحب ساکن بستی جمالی والہ ڈاکخانہ لسوڑی تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان۔ گواہ شد رانا فیض بخش ولد رانا کریم بخش صاحب ساکن جمالی والہ ضلع ملتان گواہ شد حکیم عبد الحمید جمالی برادر موصیہ۔

مسل ۲۱۸۳۳
میں رشیدہ بی بی بیوہ حبیب اللہ صاحب نائک قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۸-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد بطور وظیفہ ہے جو اس وقت ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت ۱-۱۱-۷۴ سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ:- رشیدہ بی بی بیوہ حبیب اللہ صاحب نائک کوارٹر درویشاں دار الیمن ربوہ۔ گواہ شد ذکا اللہ قریشی دفتر جلسہ سالانہ ربوہ۔ گواہ شد محمد صادق جنجوعہ دفتر جلسہ سالانہ ربوہ۔

مسل ۲۱۸۳۴
میں میمونہ اکرم زوجہ محمد اکرم ایلی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن نائیجیریا حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۹-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
۱- حق مہر وصول شدہ ۵۰۰۰/- روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۲۴ تولے ۱ ماشے مالیتی ۲۱۰۴/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ میمونہ اکرم ۱۲/۳ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد محمد اسحاق ولد حاجی اللہ بخش صاحب دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد محمد صادق ولد میاں امام الدین صاحب دار البرکات ربوہ۔

مڈویسٹ سرکل (امریکہ) میں رمضان المبارک
(بقیہ صفحہ ۴)

اور محترم وکیل التبشیر صاحب کے خاص پیغامات (عید مبارک) سنانے کی سعادت پائی۔ یعنی حضور کا نو مسلم بھائیوں کو عید کی خوشی میں شامل کرنا خود ان کی نگاہ میں انہیں معزز اور سرفراز کرتا ہے۔
اس بڑی تقریب کے علاوہ موصولہ رپورٹ کے مطابق پٹسبرگ کی جماعت نے کلیولینڈ کی جماعت کے ساتھ مل کر اور دیگر جماعتوں نے اپنی اپنی جگہ نہایت جوش و خروش سے عید کی تقریب منائی۔

۳۲ پرانی اور "لاعلاج" امراض ۳۲
کی کیورز (CURES) کے نتائج
جناب منشی عبد اللہ صاحب م/ع فضل کریم و محمد رمضان کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی کرنڑی نے لکھا "میں نے آپ سے دمہ کی دوا (استھما کیور) ایک قریب المرگ غریب کو کھلائی۔ اس دوا سے وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ دوا (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں۔ مثلاً پیٹ کے کیڑوں کیلئے ورمز کیور وغیرہ۔ قیمت فی کورس ۱۰/-
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۴۰۶/۴۰۷

دعائے مغفرت
مکرم ماسٹر محمد یوسف صاحب کوئٹہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔
جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین
(عبد الرحمان خان ایجنٹ الفضل کوئٹہ)

درخواست دعا
۱- خاکسار کا چھوٹا لڑکا (طیب) چند روز سے بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل اور جلد صحت بخشے اور عمر دراز سے نوازے۔ اللّٰھم آمین۔ (فضل الٰہی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سانگھڑ سندھ)
۲- خاکسار کی نسبتی بہن عزیزہ نسرین بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مہر الدین صاحب آف محلہ دار الیمن شرقی ربوہ حال دوبئی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل فاطمہ ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔ ۱۹ نومبر ۱۹۷۴ء بروز منگل ان کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے اور عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
اسی طرح خاکسار کی ہمشیرہ احمدی بی صاحبہ بھی ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں۔ ان دنوں ان کا بھیرہ میں علاج کروایا جا رہا ہے قبل ازیں ان کا اکلوتا بچہ وفات پا گیا تھا جس کا اثر ان کے دل پر کافی ہے احباب جماعت اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین
(خاکسار ملک بشیر احمد جہلمی انسپکٹر وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)
۳- پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر عرصہ سے علیل ہیں۔ آج کل تکلیف زیادہ ہے۔ علاج جاری ہے۔ جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرما کر ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ (احسان اللہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر)
۴- محترمہ بیگم صاحبہ فلائٹ لفٹننٹ تبسم منہاس پی۔ اے۔ ایف مسرور ماڑی پور کے پتے کا آپریشن ہونے والا ہے۔ مریضہ کو بہت تکلیف ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ آپریشن کامیاب ہو اور مریضہ صحت مند لمبی عمر پائے۔ آمین (وارنٹ آفیسر نذیر احمد کیمپ مسرور۔ ماڑی پور)

اکسیر پائیوریا — پائیوریا کی مفید و مجرب دوا — قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے
تریاق معدہ — خرابی ہضم کا مؤثر علاج — قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے
منجن مفید — دانتوں کی صفائی کیلئے تحفہ — قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے
ناصر دواخانہ ربوہ۔ فون ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:-

بعض خبروں کا خلاصہ

• مکمل مذہبی آزادی کی ضمانت

نیویارک ۱۹ نومبر۔ پاکستان نے اُس مسودۂ اعلان کی حمایت کی ہے کہ مذہب اور عقیدہ کے اختلاف کی بناء پر کسی سے عدم رواداری اور امتیازی سلوک روا نہ رکھا جائے یہ مسودہ ہالینڈ اور سویڈن کی طرف سے جنرل اسمبلی کی تیسری کمیٹی میں پیش کیا گیا ہے جو نو شقوں پر مشتمل ہے۔ اس پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے پاکستانی مندوب سید ہاشم رضا نے کہا کہ پاکستان میں ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کو مانے اور اس پر عمل کرے ہر مذہب کے پیرو کو اپنے عقائد کے مطابق مذہبی رسوم ادا کرنے اور اپنے معتقدات پر عمل پیرا ہونے کی پوری آزادی حاصل ہے۔ پاکستان کے آئین کی متعلقہ دفعات کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر ہاشم رضا نے کہا کہ کسی شخص کو اس امر کے لئے مجبور نہیں کیا جائے گا کہ وہ کوئی خاص ٹیکس ادا کرے جس کی رقم اس کے مذہب کی بجائے کسی دوسرے مذہب کے پراپیگنڈے پر صرف کی جاتی ہو۔ نہ کسی تعلیمی ادارے میں کسی طالب علم کو ایسی تعلیم حاصل کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے جو اس کے اپنے مذہب کے منافی ہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو اس کی وجہ جدید دور نہیں بلکہ چودہ سو سال قبل ہمیں یہ تعلیم دی گئی تھی کہ دین کے معاملے میں کسی پر جبر نہیں کیا جا سکتا۔ مسٹر ہاشم رضا نے سری لنکا کے نمائندے کی تجویز کی بھی حمایت کی کہ مذہبی نام اور مجسمے تجارتی اغراض کے لئے استعمال نہیں کئے جانے چاہئیں۔

(روزنامہ "نوائے وقت" و "مساوات" لاہور ۲۰ نومبر ۷۴ء صفحہ ۶)

• گزشتہ ۳۳ سال میں پانی کی بے مثال قلت

لاہور ۱۹ نومبر۔ دریاؤں میں پانی کی قلت کے باعث دریائے چناب اور جہلم سے نکلنے والی نہروں میں مقررہ حصہ کا صرف ۶۵ فیصد پانی بہہ رہا ہے۔ گزشتہ ۳۳ سال کے دوران نہروں میں پانی کی ایسی غیر معمولی قلت پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی نہروں میں مقررہ حصے کے ۶۵ فیصد پانی کی فراہمی بھی اس لئے ممکن ہوئی ہے کہ پنجاب کے محکمہ آبپاشی نے سر توڑ کوشش کر کے منگلا اور چشمہ کے آبی ذخیروں سے علی الترتیب ۸۰ ہزار اور تین ہزار کیوسک پانی حاصل کیا ہے اگر یہ زائد پانی نہ ملتا تو صورتِ حال اور بھی زیادہ بگڑ جاتی اور پانی کا بہاؤ صرف ۵۲ فیصد [illegible]

• انارکلی بازار کی بگڑتی ہوئی صورتِ حال

لاہور ۱۹ نومبر۔ انارکلی بازار اب وہ نہیں رہا جو یہ ہوا کرتا تھا۔ خرید و فروخت کے اس عظیم مرکز کی اب حیثیت بدل رہی ہے اب وہاں صرف گاہکوں کی بھیڑ بھاڑ ہی نہیں ہوتی بلکہ بعض پُراسرار افراد بھی وہاں نظر آتے ہیں جن کی مشتبہ حرکات و سکنات انہیں دوسروں سے ممیز کرنے والی ہوتی ہیں۔ شاید بہت کم لوگ یہ دیکھ پائے ہوں گے کہ گزشتہ اتوار کے روز ایک لڑکا انارکلی کے بھرے بازار میں چرس بھرے سگریٹ فروخت کر رہا تھا۔ اس بدقماش لڑکے نے راہ چلتے لوگوں کو دو روپے کے عوض "آسمانوں کی سیر" کرانے کی پیشکش کی۔ سمجھنے والے اس کا اشارہ فوراً بھانپ گئے۔ بعض بدقماش آوارہ لوگوں نے جن میں ایک فقیر بھی شامل تھا "آسمانوں کی سیر کا کرایہ" (دو دو روپے) اسے دیا اور سگریٹس لے کر جلدی سے رفوچکر ہو گئے۔ وہ بدقماش لڑکا بھی بڑے پُراسرار انداز میں وہاں سے کھسک گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گیا۔ بازار میں کاروں اور لوگوں کی بھرمار کے باعث جیب تراش بھی آجکل خوب ہاتھ رنگ رہے ہیں۔ وہ اس قدر پھرتی سے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ لوگوں کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ ان کی جیبوں کا صفایا ہو چکا ہے۔ اب یہاں لوگوں کو ہر قسم کی تفریح میسر آ جاتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ "محبت" بھی اس مارکیٹ میں خریدی جا سکتی ہے۔ فحش لٹریچر بھی یہاں مل جاتا ہے اور اگر کسی کو یہ معلوم ہو کہ یہ کہاں سے دستیاب ہوتا ہے تو غیر مہذب تصاویر کا حاصل کرنا بھی چنداں مشکل نہیں ہے۔

(پاکستان ٹائمز ۲۰ نومبر ۷۴ء صفحہ ۳)

• ستّر لاکھ روپے کے قرضوں میں بے ضابطگی

راجن پور ۱۹ نومبر۔ زرعی ترقیاتی بنک راجن پور میں پانچ لاکھ روپے کے فراڈ کی تحقیقات کے دوران منیجر رائے محمد بشیر کے علاوہ کیشیئر فیاض محمد کو بھی معطل کر کے تحقیقات کا دائرہ وسیع کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ راجن پور بنک نے تقریباً ستّر لاکھ روپے کے قرضے جاری کئے ہیں جس میں سے اکثر رقوم نقد ادا کیں جبکہ کسی بھی کاشتکار کو نقد رقم ادا کرنے کا حکم نہیں ہے بلکہ کھاد، بیج، ٹیوب ویل، کنواں اور ٹریکٹر کے لئے دی جانے والی قرضہ کی رقم کا چیک کمپنی کی معرفت دینے کا حکم ہے مگر بنک کے عملہ [illegible]

پاکستانی شہریت کیلئے درخواست نہ دینے والا بنگالی غیر ملکی نہیں

ہائی کورٹ کا فیصلہ۔ بنگالی طالب علم کی نظربندی خلافِ قانون قرار دیدی گئی

لاہور ۱۸ نومبر۔ لاہور ہائیکورٹ نے جامعہ احمدیہ ربوہ کے طالب علم امداد الرحمٰن کی نظربندی کے خلاف ان کے استاد قریشی نور الحق کی رٹ درخواست منظور کرتے ہوئے رولنگ دی ہے کہ مشرقی پاکستان کے باشندے کو محض اس وجہ سے غیر ملکی اور دشمن کا ایجنٹ قرار نہیں دیا جا سکتا کہ اس نے بنگلہ دیش جانے کی خواہش نہیں کی تھی اور نہ ہی اس نے پاکستان کی شہریت کے حصول کی درخواست دی تھی۔

فاضل جج نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ نظربند ۱۹۵۳ء میں راجشاہی میں پیدا ہوا۔ ۱۹ نومبر ۱۹۶۸ء کو اس نے حصولِ علم کے لئے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا۔ بنگلہ دیش بننے سے قبل نظربند پاکستان کا شہری تھا اور اس نے پاکستانی شہریت ترک نہیں کی۔ اس لئے اسے غیر ملکی یا دشمن کا ایجنٹ قرار نہیں دیا جا سکتا اور نہ ہی اس کی آزادی چھینی جا سکتی ہے۔ فاضل جج نے لکھا کہ نظربند کو دشمن کا ایجنٹ اور غیر ملکی تصور کر کے اُسے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت تین ماہ کے لئے ۲۲ اکتوبر کو نظربند کیا گیا تھا۔ ان کے خلاف لالیاں ضلع جھنگ میں پاکستان میں ناجائز طور پر داخل ہونے کے الزام میں مقدمہ درج ہوا۔ ۹ ستمبر کی رات کو ڈی ایس پی کی قیادت میں پولیس دستہ نے نظربند کو چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے پُل کے پاس مشتبہ حالت میں گھومتے پکڑا۔ پولیس رپورٹ کے مطابق رات گئے پُل کے نزدیک اس کی موجودگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے ارادے خطرناک تھے۔ دشمن کا ایجنٹ ہونے کے شبہ کی تصدیق کے لئے نظربند کو قلعہ لاہور میں لایا گیا اور اس کے بعد گورنر پنجاب کے حکم پر اسے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت نظربند کر لیا گیا۔

فاضل جج نے لکھا ہے کہ نظربند پیدائشی طور پر پاکستانی ہے۔ یہ بات بھی واضح ہو گئی ہے کہ اس رات چناب کے پُل پر فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے کئی طالب علم پُل کی نگرانی کر رہے تھے۔ باقی طلباء سے پولیس نے باز پُرس نہیں کی اور نظربند کے خلاف اس لئے مقدمہ بنایا گیا کہ وہ بنگالی تھا اور بنگلہ دیش بن جانے کی وجہ سے وہ غیر ملکی ہو گیا تھا۔ حکومت نے ہدایت جاری کی تھی کہ مشرقی پاکستان کے باشندے اگر اپنے وطن جانا چاہیں تو درخواستیں ارسال کریں اور جو نہ جانا چاہیں وہ حکومتِ پاکستان سے "کلیرنس" حاصل کریں۔ اس حکم میں یہ نہیں تھا کہ جو نہیں جائیں گے وہ یہاں غیر ملکی تصور ہوں گے۔ فاضل جج نے اس تجزیئے کے بعد نظربندی کے احکام کو غیر قانونی قرار دے دیا اور رٹ درخواست کے اخراجات بھی حکومت کے ذمے ڈال دیئے۔

(روزنامہ "امروز" لاہور ۱۹ نومبر ۷۴ء صفحہ ۲)

مِصباح کا خاص نمبر

اس دفعہ دسمبر و جنوری کا پرچہ اکٹھا ہو گا اور مختلف دلچسپ مضامین اور قیمتی معلومات کا باتصویر مرقع۔ قیمت فی رسالہ دو روپے تجویز کی گئی ہے لیکن جو بہنیں سال بھر کا چندہ مبلغ دس روپے پیشگی ادا کریں گی وہ یہ خاص نمبر اسی چندہ میں حاصل کرنے کی حقدار ہوں گی۔ اُمید ہے کہ لجنات رسالہ کی اشاعت بڑھا کر اور اس کے لئے نتیجہ خیز کوشش فرما کر تعاونوا علی البر کا شاندار مظاہرہ کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو دین و دنیا کی برکات سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین

(مدیرہ مصباح)

درخواستِ دعا

میرے بزرگ دوست صوبیدار محمد حسین صاحب کی ٹانگ پر ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے سخت چوٹ آئی ہے اور اب وہ ملٹری ہسپتال ایبٹ آباد میں زیرِ علاج ہیں۔

احبابِ جماعت موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

حافظ غلام محی الدین
معلم وقفِ جدید

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴